

تعارف سورۃ الانفال

یہ سورت مدنی ہے، قرآن مجید کے پارہ نمبر ۹ اور ۱۰ میں واقع ہے۔ اس کے ۱۰ رکوع اور ۷۵ آیات ہیں۔ یہ قرآن مجید کی آٹھویں سورت ہے۔ یہ سورت سن 2 ہجری میں غزوہ بدر کے فوراً بعد نازل ہوئی۔ اس سورت کا نام سورۃ الانفال اس سورت کی پہلی آیت کے حصے ”یسئلونک عن الانفال“ سے ماخوذ ہے۔ لفظ الانفال ”نفل“ کی جمع ہے جس کے معنی مال غنیمت کے ہیں۔ مال غنیمت وہ مال و اسباب جو کفار سے دوران جنگ یا جنگ کے بعد مسلمانوں کے ہاتھ لگتا ہے۔ اس سورت میں اسلام اور کفر کی پہلی جنگ (غزوہ بدر) کا تفصیلی تبصرہ موجود ہے۔

مضامین سورۃ الانفال

رکوع نمبر: ۱

- ✧ مال غنیمت کی تقسیم کے احکام
- ✧ مؤمنین کی صفات
- ✧ نبی ﷺ کی دعا کی قبولیت
- ✧ فرشتوں کے ذریعے اہل ایمان کی مدد

رکوع نمبر: ۲

- ✧ نیند اور بارش کے ذریعے اہل ایمان کی مدد
- ✧ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کا انجام
- ✧ کفار سے مقابلے کی صورت میں ہدایات
- ✧ کفار کی طرف کنکریاں پھینکنا

رکوع نمبر: ۳

- ✧ اطاعت الہی اور اطاعت رسول ﷺ
- ✧ ہدایت (سماعت) سے محروم لوگ
- ✧ عذاب الہی کی نوعیت
- ✧ اہل ایمان پر احسان
- ✧ خیانت کی ممانعت
- ✧ مال اور اولاد کے ذریعے آزمائش

رکوع نمبر: ۴

- ✧ تقویٰ کے انعامات
- ✧ کفار کی چال بازیاں اور اللہ کی منصوبہ بندی
- ✧ کفار کی کج شناسی
- ✧ کفار کا عذاب کا مطالبہ اور جواب الہی

- ✧ کفار کی بیت اللہ میں عبادت
- ✧ مسجد محترم (بیت اللہ) کے حقیقی متولی
- ✧ ناپاک کا انجام

رکوع نمبر: ۵

- ✧ کفار کو اللہ کی تنبیہ
- ✧ فتنہ و فساد کے مکمل خاتمہ تک جہاد کا حکم
- ✧ مال غنیمت کی تقسیم کا دوسرا حکم
- ✧ میدان بدر میں لشکر اور قافلہ کی جگہ
- ✧ خواب اور حقیقت میں کفار کی تعداد میں کمی

رکوع نمبر: ۶

- ✧ کفار سے مقابلے کی صورت میں ہدایات
- ✧ نزول ملائکہ اور شیطان کا رد عمل

رکوع نمبر: ۷

- ✧ اہل اسلام کی تیاری اور منافقین کا تبصرہ
- ✧ فرشتوں کے ذریعے کفار کو عذاب
- ✧ فرعون اور آل فرعون کی ہلاکت کے اسباب
- ✧ کفار کی جانب سے عہد شکنی کی صورت میں طرز عمل

رکوع نمبر: ۸

- ✧ دشمن سے مقابلے کے لئے ہمہ وقت تیاری
- ✧ صلح اور امن کا حکم
- ✧ اُلفت کی وجہ رحمت خداوندی

رکوع نمبر: ۹

- ✧ اہل ایمان کو جہاد کی ترغیب
- ✧ جنگی قیدیوں کے بارے میں نبی ﷺ کو ہدایات

رکوع نمبر: ۱۰

- ✧ جنگی قیدیوں کے بارے میں حکم الہی
- ✧ مہاجرین اور انصار کی فضیلت

غزوہ بدر

غزوہ بدر اسلام اور کفر کے درمیان پہلی جنگ ہے جو ۲ھ میں میدان بدر میں لڑی گئی۔ یہ بنیادی طور پر اتفاقی معرکہ تھا۔ مسلمانوں کو مکہ میں کفار کی طرف شدید ظلم و ستم کا سامنا رہا جس کی وجہ سے آپ ﷺ اور مسلمانوں نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی مگر کفار نے مدینہ میں بھی سکون سے نہ رہنے دیا اور مدینہ کے گرد و نواح میں آکر مسلمانوں سے جھڑپیں جاری رکھیں۔ مسلمانوں نے کفار کی جنگی صلاحیت اور مالی حالت کو کمزور کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ایک شاہراہ جو مدینہ کے قریب موجود تھی اس کی ناکہ بندی کا ارادہ کیا گیا یہ شاہراہ کفار کے تجارتی قافلوں کی گزرگاہ تھی۔ مکہ سے آنے والے قافلے یہاں سے گزر کر ملک شام تجارت کی غرض سے آتے جاتے تھے۔

مسلمانوں نے ابوسفیان کے تجارتی قافلے کو روکنے کے لئے ۱۲۳ افراد کا لشکر تیار کیا۔ آپ ﷺ کی سربراہی میں اس لشکر نے جب پیش قدمی کی تو ابو سفیان کو ان کی روانگی کی خبر ہو گئی اور اس نے برق رفتاری کے ساتھ وادی بدر کو عبور کر لیا اور مسلمان اس کو پکڑنے میں ناکام رہے۔ مسلم لشکر نے اس شاہراہ کی ناکہ بندی جاری رکھی۔ کیونکہ ابوسفیان نے تجارت کرنے کے بعد اسی راستے سے واپس مکہ جانا تھا۔ واپسی پر جب ابوسفیان کو اس کی خبر ہوئی اس نے راستہ بدل لیا اور ساتھ ہی ایک سوار مکہ والوں کو خبردار کرنے کے لئے روانہ کر دیا۔ جونہی وہ سوار مکہ پہنچا اس نے قریش مکہ کو قافلہ کے لئے کی جھوٹی خبر پہنچادی۔ کفار مکہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ابو جہل کی سربراہی میں ایک ہزار مسلح جنگجوؤں کا لشکر تیار کر کے مسلمانوں کے خاتمے کے لئے مدینہ روانہ کر دیا۔

ادھر مسلمانوں کو ابوسفیان کے فرار اور کفار کے لشکر کی آمد کی خبر بھی پہنچ گئی۔ اب وہ مسلمان جو کمزور قافلے کو لوٹنے کے خواہش مند تھے کفار کے طاقتور لشکر کو دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ حضور ﷺ نے مدد کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور دعا فوراً قبول ہو گئی۔ ساتھ ہی مسلمانوں پر اللہ نے نیند طاری کر دی تاکہ وہ پر سکون ہو جائیں۔ اس نیند میں اللہ پاک نے مسلمانوں کو کفار کی تعداد کم کر کے دکھائی تاکہ ان کا حوصلہ بڑھایا جاسکے۔ پھر بارش برسائی تاکہ وہ تازہ دم ہو جائیں اور اس بارش نے ان سے شیطانی وسوسوں کو دھو ڈالا، دلوں کی مضبوطی اور ثابت قدمی کا باعث بھی بنی۔

جب جنگ شروع ہوئی تو اللہ نے مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتے نازل فرمائے۔ شیطان ایک عرب سردار کی صورت میں ابو جہل کے پاس آیا اور اسے اپنی مدد اور کامیابی کی یقین دہانی کروائی۔ مگر جونہی اس نے فرشتے دیکھے تو بدھو اس ہو کر بھاگا اور ابو جہل سے کہا کہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے میں تو وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ ابو جہل نے پسپائی اختیار نہ کی اور جنگ شروع کر دی۔

مسلمانوں کو اللہ کی طرف سے مدد کا مکمل یقین تھا۔ گھمسان کارن پڑا اور ابو جہل سمیت کئی نامی گرامی سردار مارے گئے۔ اللہ نے مسلمانوں کو کفار پر غلبہ عطا فرمایا۔ اور کفار کو شکست ہوئی۔ کئی کافر قیدی بنائے گئے اور باقیوں کو جان کے الے پڑ گئے اور وہ بھاگ نکلے۔ شکست خوردہ کفار کافی مقدار میں مال غنیمت پیچھے چھوڑ گئے۔ صحابہ کرامؓ نے مال غنیمت اکٹھا کرنا شروع کر دیا، جس کے ہاتھ جو آتا وہ اسے اپنی ملکیت سمجھ لیتا۔ اسی وجہ سے مال غنیمت کی تقسیم کے معاملے پر ان کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا۔ اس مسئلے کے حل کے لئے صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ سے رجوع کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال کی پہلی آیت نازل فرمائی۔ اس آیت مبارکہ میں مال غنیمت کی ملکیت کے بارے میں صحابہ کرامؓ کو آگاہ کر دیا گیا۔

جنگ بدر کا خاکہ

تاریخ: ۱۷ رمضان المبارک سن ۲ھ	مقام: مدینہ کے جنوب مغرب میں واقع میدان بدر
-------------------------------	---

متحاربین

مسلمان مدینہ	قریش مکہ
--------------	----------

جنگی سپاہ سالار

حضرت محمد ﷺ	ابو جہل
-------------	---------

جنگی لشکر کی تعداد

مسلمان	کفار
۳۱۳	۱۰۰۰

نتائج

۱۴ شہادتیں اور اہل اسلام کی فتح	۷۰ ہلاکتیں اور ۷۰ قیدیوں کے ساتھ اہل کفر کی شکست
---------------------------------	--

سورۃ الانفال میں کثرت سے استعمال ہونے والے اضافی حروف اور الفاظ

من	سے	بَعْدَ	بعد میں
مِنْ	کون، جو	عَلَى / فَوْقَ	پر، اُوپر
لِمَا	جو	لَيْسَ	نہیں
أَنَّ	بے شک، یقیناً	نَحْمَ	تم سب، تمہارا
إِنَّ	بے شک، یقیناً	مَعَ / بَ	ساتھ
إِنَّمَا	بے شک، یقیناً	إِذَا	جب (ماضی)
لَكِنَّ	لیکن	إِذَا	جب (حال، مستقبل)
الَّذِينَ	وہ (سب) جو	س	عنقریب (مستقبل قریب) / ابھی
الَّذِي	وہ (ایک) جو	عِنْدَ	پاس، نزدیک، قریب
إِلَى	کس، کو	إِلَى	تک، کی طرف
مَا	نہیں، کیا، جو	أَنْتُمْ	تم (سب)
بَيْنَ	میں، درمیان	يَا / يَأْتِيهَا	اے
فِي	میں	حَتَّى	یہاں تک کہ
كَأَنَّمَا	گویا	لَعَلَّ	شاید / تاکہ
كَانَ	تھا، ہے	إِلَّا	مگر، سوائے
لَمْ / لَنْ	نہیں	قَدْ	تحقیق
هُمْ	وہ سب، اُنکا	ثُمَّ	پھر
هَمْ	اُنکا، اپنا	أَوْ	یا
فَل	کہہ دو	فَ	پس، تو
بِهِ	اس سے، اس کے ساتھ	كَ	طرح، جیسے، تم
بِهَا	اس سے، اس کے ساتھ	عَنْ	سے، کے بارے میں
لَ	ضرور / ابھی	هُ	وہ / اُس کا
لِ	کیلئے، تاکہ، اُس سے	لَا	نہیں
ذُو	والا	وَلَوْ	اور اگر
أَوَّلِيكَ	یہ	ذَالِكَ	یہ
كُنْتُمْ	تم ہو	هُوَ لَا يَ	یہ سب

سورۃ الانفال رکوع نمبر: 1

(آیت نمبر 10 تا 1)

مشقی الفاظ معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْأَنْفَالِ	مال غنیمت	أَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ	اپنے آپس کے تعلقات درست رکھو
وَجَلَتْ	ڈرتے ہیں/ ڈر جاتے ہیں	كِرْهُونَ	ناگواری محسوس کرتے ہیں
يَسَافِرُونَ	وہ ہانکے جاتے ہیں	إِخْذِي	ایک (مؤنث)
دَابِرَ	جڑ	تَسْتَفِينُونَ	تم فریاد کرتے ہو
مَزْدَفِينَ	لگا تار آنے والے	غَيْرَ ذَاتِ الشُّوْكَةِ	بغیر اسلئے اور قوت کے

لفظی اور با محاورہ ترجمہ

يَسْتَلُونَكُمْ	عَنِ الْأَنْفَالِ	قُلْ	الْأَنْفَالِ	بِاللهِ	وَالرَّسُولِ	فَاتَّقُوا
دریافت کرتے ہیں تم سے	مال غنیمت کے بارے میں	کردو	مال غنیمت	اللہ کا	اور رسول کا	پس ڈرو تم
(اے محمد ﷺ! مجاہد لوگ) تم سے مال غنیمت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ کیا حکم ہے) کہ وہ مال غنیمت خدا اور اس کے رسول کا مال ہے تو خدا سے ڈرو						
الله	وَأَصْلِحُوا	ذَاتَ بَيْنِكُمْ	وَأَطِيعُوا	الله	وَرَسُولَهُ	إِنْ
اللہ سے	اور صلح رکھو	آپس کے (معاملات) میں	اور اطاعت کرو	اللہ کی	اور اس کے رسول کی	اگر

اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلو (1)

كُنْتُمْ	مُؤْمِنِينَ (1)	إِنَّمَا	الْمُؤْمِنُونَ	الَّذِينَ	إِذَا	ذَكَرَ اللهُ
ہو تم	مومن	حقیقت یہ ہے کہ	مومن	وہ لوگ	جب	ذکر کیا جائے اللہ کا

مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے

وَجَلَتْ	قُلُوبُهُمْ	وَإِذَا	ثَلَاثَ	عَلَيْهِمْ	إِنْفَهُ	زَادَتْهُمْ
ڈر جائیں	دل ان کے	اور جب	پڑھی جائیں	انکے سامنے	اس کی آیتیں	زیادہ ہو جائے ان کا

تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں

إِيمَانًا	وَعَلَى	زِيَهُمْ	يَتَوَكَّلُونَ (2)	الَّذِينَ	يَقِيمُونَ	الضَّلُوةَ
ایمان	اور پر	پروردگار اپنے	بھروسہ کرتے ہیں	جو لوگ	قائم کرتے ہیں	نماز

تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے، اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں (2) (اور) وہ جو نماز پڑھتے ہیں

وَمِمَّا	رَزَقْنَاهُمْ	يَنْفَقُونَ (3)	أُولَئِكَ	هُمْ	الْمُؤْمِنُونَ	حَقًّا
اور اس میں جو	رزق دیا ہم نے ان کو	خرچ کرتے ہیں	یہی (لوگ) ہیں	وہ	مومن	سچے

اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں (3) یہی سچے مومن ہیں،

لَهُمْ	دَرَجَاتٌ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَمَغْفِرَةٌ	وَرِزْقٌ	كَرِيمٌ (4)
اُن کے لیے	درجے ہیں	پاس	پروردگار ان کے	اور بخشش	اور رزق	عزت

اور اُن کے لیے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔ (4)

كَمَا	اٰخِرُ حَاجٍ	رَبِّكَ	مِنْهُمْ يَنْتَهِكُ	بِالْحَقِّ	وَإِنَّ	فَرِيقًا
جس طرح	نکالا تجھے	تیرے رب نے	تیرے گھر سے	حق کے ساتھ	اور تحقیق	ایک جماعت

(ان لوگوں کو اپنے گھروں سے اسی طرح نکالنا چاہیے تھا) جس طرح تمہارے پروردگار نے تم کو تدبیر کیا تھا اپنے گھر سے نکالا اور (اُس وقت) ایک جماعت

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ	لَكَرِهُونَ (5)	يَجَادِلُونَكَ	فِي الْحَقِّ	بَعْدَمَا	تَبَيَّنَ	كَأَنَّمَا
مومنوں میں سے	ناخوش تھی	جھگڑتے تھے وہ تجھ سے	حق (بات) میں	اس کے بعد کہ	ظاہر ہو چکی تھی	گویا کہ وہ

مومنوں کی ناخوش تھی (5)، وہ لوگ حق بات میں اس کے ظاہر ہوئے پیچھے تم سے جھگڑنے لگے گویا

يَسْأَلُونَ	إِلَى الْمَوْتِ	وَهُمْ	يَنْظُرُونَ (6)	وَإِذْ	يَعِدُّكُمْ	اللَّهُ
دکھیلے جارہے ہیں	موت کی طرف	اور وہ	دیکھ رہے ہیں	اور جب	وعدہ کرتا تھا تم سے	اللہ

موت کی طرف دکھیلے جاتے ہیں اور اُسے دیکھ رہے ہیں (6) اور اُس (وقت کو یاد کرو) جب خدا تم سے وعدہ کرتا تھا

اِخْدَى	الطَّائِفَتَيْنِ	أَنَّهَا	لَكُمْ	وَتَوَدُّونَ	أَنْ	غَيْرِ
ایک	دو گروہوں میں سے	کہ وہ	تمہارے لیے	اور تم چاہتے تھے	کہ	بغیر

کہ (ابوسفیان اور ابو جہل کے) دو گروہوں میں سے ایک گروہ تمہارا (مسخر) ہو جائے گا اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ

ذَاتِ الشُّوْكَةِ	تَكُونُ	لَكُمْ	وَيُرِيدُ	اللَّهُ	أَنْ	يُحَقِّقَ
اسلحے یا شان و شوکت کے بغیر	ہو جائے	تمہارے لیے	چاہتا تھا	اللہ	کہ	سچا ثابت کرے

بے (شان و شوکت) (یعنی بے ہتھیار) ہے وہ تمہارے ہاتھ آ جائے اور خدا چاہتا تھا کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھے

الْحَقِّ	بِكَلِمَتِهِ	وَيَقْطَعُ	ذَابِرٌ	الْكَافِرِينَ (7)	لِيُحَقِّقَ	الْحَقِّ
حق کو	ساتھ باتوں اپنی کے	اور کاٹے	جڑ	کافروں کی	تاکہ سچ کر دے	دین کو یا سچ کو

اور کافروں کی جڑ کاٹ (کر پھینک) دے (7) تاکہ سچ کوچ

وَيَبْطُلَ	الْبَاطِلُ	وَلَوْ	كُفِّرَ	الْمُنْكَرِ مُؤَن (8)	إِذْ	تَسْتَغِيثُونَ
اور جھوٹا کر دے	باطل کو	اور اگرچہ	ناخوش	مجرم یا مشرک	جب	تم فریاد کرتے تھے

اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے، گو مشرک ناخوش ہی ہوں (8) جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے

رَبِّكُمْ	فَاسْتَجَابَ	لَكُمْ	أَنبَى	مِمَّا كُنْتُمْ	بِأَلْفٍ	مِّنَ الْمَلَائِكَةِ
اپنے رب سے	پس قبول کیا اس نے	تمہارے لیے	کہ میں	مدد کروں گا تمہاری	ساتھ ہزار	فرشتوں سے

تو اُس نے تمہاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ (سلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے

مَزِيدَيْنِ (9)	وَمَا جَعَلَهُ	اللَّهُ	إِلَّا	بِشْرَى	وَلِتَطْمَئِنَّ	بِهِ
لگا تار آنے والے	اور نہیں بنایا اس کو	اللہ	مگر	بشارت	اور تاکہ اطمینان حاصل کریں	اس سے

جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے) (9) اور اس مدد کو خدا نے محض بشارت بنایا تھا کہ تمہارے دل اس سے اطمینان حاصل کریں

فَلَوْ بَكُمُ	وَمَا	التَّضَرُّ	إِلَّا	مِنْ عِنْدِ اللَّهِ	إِنَّ	اللَّهُ
دل تمہارے	اور نہیں	مدد	مگر	اللہ ہی کی طرف سے	بے شک	اللہ

اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ بے شک خدا

عَزِيزٌ	حَكِيمٌ (10)
غالب	حکمت والا

غالب حکمت والا ہے۔ (10)

آیات کے مفہم

آیت نمبر 1

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ

ترجمہ: (اے محمد ﷺ مجاہد لوگ) تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ کیا حکم ہے) کہہ دو کہ مال غنیمت خدا اور اس کے رسول ﷺ کا مال ہے۔

مفہوم:

اس آیت میں مال غنیمت کی تقسیم کے معاملے پر احکامات بیان ہوئے ہیں۔ اسلام سے قبل مال غنیمت کی تقسیم کا کوئی باقاعدہ طریقہ مقرر نہیں تھا اس لئے جنگوں میں مال غنیمت جس کے قبضے میں آ جاتا تھا وہی اس کا مالک ہوتا تھا۔ اسی وجہ سے مال غنیمت کی تقسیم کے معاملے پر لڑائی جھگڑے برپا ہوتے تھے۔ غزوہ بدر میں کفار کو بدترین شکست ہوئی۔ اور کثیر مقدار میں مال غنیمت مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔ چونکہ اسلام قبول کرنے کے بعد ان لوگوں کو پہلی بار پرچم اسلام کے نیچے لڑنے کا اتفاق ہوا تھا۔ اس لیے انہیں جنگ کے ضابطے کا علم نہ تھا۔ اور مال غنیمت میں جو کسی کے ہاتھ لگا وہ اسے اپنا مال سمجھ بیٹھا تھا۔ مسلمان مجاہدین میں مال غنیمت کی تقسیم پر اختلاف پیدا ہو گیا۔ صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ کے سامنے اس معاملے کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر یہ آیت نازل کی۔ اس میں اہل ایمان کو یہ واضح کر دیا گیا کہ مال غنیمت کے حقیقی مالک اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہیں۔ یہ ان کی مرضی ہے کہ وہ مال غنیمت کو کن لوگوں میں اور کس مقدار میں تقسیم کرتے ہیں۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرًا بَيْنَكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

ترجمہ: تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو۔ اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں اہل ایمان کو اللہ سے ڈرتے رہنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور ساتھ ہی مال غنیمت کی وجہ سے پیدا ہونے والے جھگڑے سے اجتناب کر کے آپس میں صلح رکھنے کا حکم دیا گیا۔ مومن کی پہچان اللہ تعالیٰ کے احکامات کی فرمانبرداری ہے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو مومن کہتا ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت بھی کرتا ہو۔ اس لئے یہاں یہ حکم بھی دیا جا رہا ہے کہ اگر یہ واقعی ایمان والے ہیں تو انہیں چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی

آیت نمبر 2

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ

ترجمہ: مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں مومنین کی یہ صفت بیان کی جا رہی ہے کہ جب ان کے تنازعات کے درمیان اللہ کا ذکر یا اس کا حکم آجائے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور وہ کانپ اٹھتے ہیں، اللہ کی یاد سے تھر تھراتے رہتے ہیں۔ اللہ کا ڈران میں سمایا ہوا ہوتا ہے اسی وجہ سے نہ تو حکم کے خلاف کرتے ہیں نہ منع کئے ہوئے کام کو کرتے ہیں۔ اگر کوئی برائی سرزد ہو بھی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے اپنے گناہ سے استغفار کرتے ہیں۔

وَإِذَا تَلَّيْتُمْ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا إِذْ تَنْهَوْنَ عَنْهَا

ترجمہ: اور جب انہیں اسکی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں مومنوں کی یہ صفت بیان کی جا رہی ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کے قرآن میں سے احکام پر مبنی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ مکمل طور پر اس کی اطاعت کرتے ہیں جس سے ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان ایک ہی حالت پر نہیں رہتا بلکہ اللہ کی فرمانبرداری سے اس میں اضافہ اور اس کی نافرمانی سے اس میں کمی واقع ہوتی رہتی ہے۔

وَعَلَىٰ ذُنُوبِهِمْ يَنْتَوُكَلُونَ

ترجمہ: اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں مومنین کے بارے میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جس کام کا انہیں حکم دیا جاتا ہے وہ اس کو پورا کرنے کے لئے تمام وسائل کا استعمال کرتے ہیں مگر ان کا بھروسہ ان وسائل پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ اپنی پوری کوششوں کے بعد وہ اس کام کے انجام اور نتیجہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتے ہیں۔ گویا مومنین سچے دل سے اللہ پر مکمل بھروسہ کرتے ہیں۔

آیت نمبر 3

الَّذِينَ يَقْنِمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ

ترجمہ: اور وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ سچے مومن وہ ہیں جو ایمان لانے کے بعد محبت الہی کی عملی شکل اطاعت کو اپناتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کو رزق دیا ہے وہ اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ زکوٰۃ و صدقات، غرباء و مساکین کی مدد کرنا ان کا شیوہ بن جاتا

ہے۔ اللہ کے لئے سخاوت کرتے ہیں تاکہ اس کی رضا حاصل کر سکیں۔

آیت نمبر 4

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا طَلَبْتُمْ دَرَجَاتٍ لَّهُمْ دَرَجَاتٌ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

ترجمہ: یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبردار بندوں کے لیے انعام کا ذکر فرمایا ہے۔ یقیناً کامل ایمان والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند درجات ہوں گے، بخشش اور عزت کی روزی بھی۔ پس سچے مومنوں کو اللہ تعالیٰ اعلیٰ درجات اور گناہوں سے بخشش کے ساتھ باعزت رزق عطا کرے گا۔ مگر درجات و مراتب کا دار و مدار مسلمان کے اپنے کردار اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر ہے۔ اس لئے اہل ایمان کو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرنی ہوگی پھر آخرت میں اچھے بدلے کا امید رکھنی ہوگی۔

آیت نمبر 5

كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَاذِبُونَ

ترجمہ: (ان لوگوں کو اپنے گھروں اس طرح نکالنا چاہیے تھا) جس طرح تمہارے پروردگار نے تم کو تدبیر کے ساتھ اپنے گھر سے نکالا اور اس وقت مومنوں کی ایک جماعت ناخوش تھی۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے بارے میں صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا تو اس وقت بعض مسلمانوں کو گراں گزرا۔ مسلمانوں کی یہ جماعت کفار سے جنگ کرنے پر آمادہ نہ تھی۔ اسلام کی سچائی اور حقانیت ان لوگوں کے سامنے تھی مگر یہ لوگ ایسی سچی اور طے شدہ چیز میں پس و پیش کر رہے تھے اور جتھیں نکال رہے تھے جو اللہ کو پسند نہ تھیں۔ ابو جہل کے لشکر سے مقابلہ کرنا ان کو اس قدر تکلیف دہ محسوس ہوا کہ وہ دبے الفاظ میں ناپسندیدگی کا اظہار کرنے لگے۔ اس کیفیت کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ ہم جنگ کی غرض سے نہیں نکلتے نہ ہماری تیاری ہے اور نہ ہی اتنا جنگی ساز و سامان موجود ہے کہ دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔

آیت نمبر 6

يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ

ترجمہ: وہ لوگ حق بات میں اس کے ظاہر ہوئے پیچھے تم سے جھگڑنے لگے۔ گویا موت کی طرف دھکیلے جاتے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہیں۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جب صحابہ کرامؓ سے جنگ کے حوالے سے مشورہ کیا گیا تو ان میں سے بعض نے جواب میں اپنی کمزوری اور پست ہمتی کا اظہار کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ سے بحث و تکرار کرنے لگے۔ وہ ناپسندیدگی کا اظہار یوں کر رہے تھے جیسے موت ان کی آنکھوں کے سامنے ہو اور

زبردستی اُن کو اس کی طرف دھکیلا جا رہا ہو۔ صحابہ کرامؓ نے اگرچہ کوئی نافرمانی نہیں کی تھی مگر رسول ﷺ کے ساتھیوں سے ایسی رائے کا اظہار بھی ان کے مقام بلند کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسند تھا اس لئے اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اظہار ناراضگی کیا گیا۔

آیت نمبر 7

وَإِذْ يَعِزُّكُمْ اللَّهُ أَخَذَى الطَّا [] نَفْتَيْنِ أَنَّهُمَا لَكُمْ

ترجمہ: اور (اس وقت کو یاد کرو) جب خدا تم سے وعدہ کرتا تھا کہ (ابوسفیان اور ابو جہل کے) دو گروہوں میں ایک گروہ تمہارا (مسخر) ہو جائے گا۔
مفہوم:

آیت کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنا وعدہ یاد کروایا جس میں ابوسفیان کے تجارتی قافلے یا ابو جہل کے جنگی لشکر پر فتح کی خوشخبری دی گئی تھی۔ بنیادی طور پر مسلمان ابوسفیان کے تجارتی قافلے کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے مدینہ منورہ سے نکلے تھے۔ مگر ابوسفیان کو خبر ہو گئی اور اس نے اپنے قافلے کا رخ بدل دیا اور اصل شاہراہ کے بجائے فرار کا راستہ اختیار کیا۔ اب ابو جہل سے مقابلے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا تو مسلمانوں کو جنگ کی تیاری کا حکم دیا گیا۔

وَتَوَدُّونَ أَنْ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ

ترجمہ: اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ بے شان و شوکت (یعنی بے ہتھیار) ہے وہ تمہارے ہاتھ آجائے۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ ابو جہل کی آمد کی خبر سن کر حضور ﷺ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ دو گروہوں میں سے کس سے مقابلہ کیا جائے۔ مخلص صحابہ کرامؓ نے بڑے پر جوش انداز میں مسلح گروہ کو اختیار کرنے اور ان کے خلاف لڑنے اور جہاد کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ اور اس کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کا اعلان و اظہار کیا۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ مسلح گروہ کے بجائے تجارتی قافلہ کے غیر مسلح گروہ کو اختیار کیا جائے تاکہ خطرات اور مشکلات سے سامنا نہ کرنا پڑے اور سامان تجارت پر آسانی سے قبضہ ہو جائے۔

وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ

ترجمہ: اور خدا چاہتا تھا کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھے اور کافروں کی جڑ کاٹ کر (پھینک) دے۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں ابو جہل کے جنگی لشکر سے لڑنے کی وجہ بیان جا رہی ہے کہ کفار کے جنگی لشکر سے اہل ایمان جنگ کریں اور اللہ کی نصرت سے وہ جیت جائیں۔ کیونکہ کافروں کی جڑ اور ان کے شر و فساد کا مرکز اس وقت کفار قریش ہی تھے۔ اور ان کو کاٹ دینے اور ان کی کمر توڑ دینے کا مطلب اس وقت تمام کافروں کی جڑ کاٹ دینے اور ان کی کمر توڑ دینے کے مترادف تھا۔ یہ امر اس لئے بھی ضروری تھا کہ اس طرح حق کا پھیلا نا آسان ہو جائے جو کہ نبوت کا اصل اور حقیقی مقصد ہے۔

آیت نمبر 8

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ

ترجمہ: تاکہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے۔ گو شرک ناخوش ہی ہوں۔

مفہوم:

اس آیت میں ان صحابہؓ کے بارے میں بتایا جا رہا ہے جو چاہتے تھے کہ تجارتی قافلہ پر حملہ ہو، تاکہ لڑے بغیر بہت سامان ہاتھ آجائے لیکن خدا کی مرضی یہ تھی کہ مسلمانوں کے چھوٹے اور کمزور لشکر کو کفار کے بڑے لشکر سے لڑایا جائے تاکہ وہ اپنے فرمان کے ذریعے سچ کو سچ کر دکھائے اور جھوٹ کو جھوٹ ثابت کر دے۔ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ اہل اسلام حق کے علمبردار ہیں، وہ جس رب کو مانتے ہیں وہ ہر حال میں ان کی مدد کرے گا۔ اور کفار جھوٹ اور کفر کے

علمبردار ہیں وہ جن بتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ کسی صورت اُن کی مدد نہیں کر سکتے۔ یہ بات کفار کے لئے کافی ناگواری کا باعث بنی۔

آیت نمبر 9

اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنّٰى مُّجِيبٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُزَوِّدٍ ۝

ترجمہ: جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ (تسلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے۔

منہوم:

جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ تھی جب کہ کافر ایک ہزار کے قریب تھے اور پھر مسلمان نہتے اور بے سروسامان تھے جب کہ کافروں کے پاس اسلحہ کی بھی فروانی تھی ان حالات میں مسلمانوں کا سہارا صرف اللہ کی ذات ہی تھی جس سے وہ گڑگڑا کر مدد کی فریادیں کر رہے تھے۔ روز بدر رسول کریم ﷺ نے دیکھا کہ مشرکین کی تعداد ایک ہزار ہے اور آپ کے اصحاب تین سو تیرہ تھے تو آپ ﷺ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے مبارک ہاتھ پھیلا کر اپنے رب سے یہ دعا کرنے لگے، ”یار رب جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے پورا کر یا رب جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا عنایت فرما، یا رب اگر تو اہل اسلام کی اس جماعت کو ختم کر دے گا تو زمین میں تیری پرستش نہ ہوگی۔“ اسی طرح حضور ﷺ دعا کرتے رہے یہاں تک کہ کندھے مبارک سے چادر مبارک اتر گئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور چادر مبارک جسم اقدس پر ڈالی اور عرض کیا یا نبی اللہ آپ ﷺ کی مناجات اپنے رب کے ساتھ کافی ہوئی، وہ بہت جلد اپنا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ جس میں ایک ہزار فرشتوں کی آمد کی خوشخبری دی گئی۔

آیت نمبر 10

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَِٔنَّٓ اَبْهُۥ قُلُوْبُكُمْ

ترجمہ: اور اس مدد کو خدا نے محض بشارت بنایا تھا کہ تمہارے دل اس سے اطمینان حاصل کریں۔

منہوم:

آیت کے اس حصے میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جب مسلمانوں کو بدر کے دن یہ خبر پہنچی کہ ابو جہل ایک ہزار فوج لے کر آ رہا ہے تو اس خبر سے مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لئے ایک ہزار فرشتوں کا لشکر بھیج دیا۔ مسلمانوں کے لئے یہ مدد خوشخبری ثابت ہوئی۔ اگر فرشتوں کی آمد نہ ہوتی تو وہ اپنے سے تین گناہ کافروں کا مسلح لشکر دیکھ کر حوصلہ چھوڑ بیٹھتے، یہ اطلاع فقط اہل ایمان کا حوصلہ بڑھانے اور انہیں ثابت قدم رکھنے کی وجہ سے دی گئی تھی۔

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيْمٌ

ترجمہ: اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے بیشک خدا غالب حکمت والا ہے۔

منہوم:

آیت کے اس حصے میں مسلمانوں کو اور باقی انسانیت کو یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ جو مدد بھی کہیں سے ملتی ہے خواہ ظاہری صورت ہو یا مخفی انداز سے سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ کیونکہ تمام طرح کی قوتوں اور طاقتوں کا سرچشمہ اللہ ہی کی ذات ہے۔ فرشتوں کے ذریعے مدد بھی اسی کی طرف سے تھی۔ اسی طرح

باقی انسانیت کو بھی پیغام دیا جا رہا ہے کہ جو اللہ پر ایمان لے آتے ہیں اور اسی کی فرمانبرداری میں زندگی گزارتے ہیں، مشکل گھڑی میں وہ انہیں بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ اور اللہ ہی ہر شے پر غلبہ رکھتا ہے اور سب سے زیادہ حکمت و دانائی رکھتا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

تعارف سورۃ الانفال کے سوالات

- 1- سورۃ الانفال کی آیات ہیں۔
(الف) 55 (ب) 65 (ج) 75 (د) 85
(لاہور پورڈ 2008ء، 2009ء، 2014، 2015، 2016)
- 2- سورۃ الانفال میں کتنے رکوع ہیں؟
(الف) 12 (ب) 10 (ج) 9 (د) 11
(لاہور پورڈ 2014، گوجرانوالہ پورڈ 2015)
- 3- سورۃ الانفال سورت ہے۔
(الف) مدنی (ب) مکی (ج) مکی مدنی (د) کوئی بھی نہیں
(لاہور پورڈ 2008ء، 2010ء)
- 4- سورۃ الانفال میں ذکر ہے غزوہ:
(الف) بدر کا (ب) احد کا (ج) اتراب کا (د) فتح مکہ کا
(لاہور پورڈ 2004ء)
- 5- غزوہ بدر اسلام کی جنگ تھی:
(الف) پہلی (ب) دوسری (ج) تیسری (د) چوتھی
(گوجرانوالہ 2008ء، لاہور پورڈ، 2008ء)
- 6- غزوہ بدر میں مسلمان تھے۔
(الف) 213 (ب) 313 (ج) 413 (د) 513
(لاہور پورڈ 2007، 2009، 2011ء)
- 7- جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتے بھیجے۔
(الف) ایک ہزار (ب) دو ہزار (ج) تین ہزار (د) چار ہزار
- 8- قریش کے تجارتی قافلے کا سردار کون تھا؟
(الف) ابو جہل (ب) حضرت ابوسفیانؓ (ج) امیہ بن خلف (د) ابولہب
- 9- مکی لشکر کا کمانڈر انچیف کون تھا:
(الف) ابو جہل (ب) حضرت ابوسفیانؓ (ج) امیہ بن خلف (د) ابولہب
- 10- غزوہ بدر میں مسلم فوج کے کمانڈر تھے۔
(الف) حضرت ابوبکرؓ (ب) حضرت عثمانؓ (ج) حضرت محمدؐ (د) حضرت ابو ہریرہؓ
- 11- سورۃ الانفال کے پہلے رکوع میں کس غزوہ پر تبصرہ کیا گیا۔
(الف) غزوہ احزاب (ب) غزوہ تبوک (ج) غزوہ خنین (د) غزوہ بدر
(لاہور پورڈ 2016)

مشقی الفاظ معانی کے سوالات

12- الْأَنْفَالِ کا معنی ہے: (لاہور پورڈ 2009، 2014)

(الف) فوائد (ب) قیدی (ج) مال غنیمت (د) تحائف

13- أَصْلَحُوا أَذَاتَ بَيْنِكُمْ کا معنی ہے:

(الف) اپنے آپس کے تعلقات درست رکھو (ب) صالح بنو (ج) قافلہ (د) مدد کرو

14- أَصْلَحُوا أَذَاتَ بَيْنِكُمْ کا معنی ہے:

(الف) آپس میں صلح رکھو (ب) صالح بنو (ج) قافلہ (د) مدد کرو

15- وَجَلَّتْ کا معنی ہے: (لاہور پورڈ 2014)

(الف) ڈر جاتے ہیں (ب) لڑتے ہیں (ج) وہ کھاتے ہیں (د) بھاگ جاتے ہیں

16- وَجَلَّتْ کا معنی ہے:

(الف) ڈرتے ہیں (ب) بھاگ جاتے ہیں (ج) کھاتے ہیں (د) لڑتے ہیں

17- كَرِهُونَ کا معنی ہے:

(الف) بڑے دشمن (ب) بہت محبت کرنے والے (ج) ناگواری محسوس کرنے والے (د) کفر کرنے والے

18- كَرِهُونَ کا معنی ہے: (لاہور پورڈ 2014)

(الف) بڑے دشمن (ب) بہت محبت کرنے والے (ج) ناخوش ہونے والے (د) کفر کرنے والے

19- يَسْأَفُونَ کا معنی ہے:

(الف) وہ بلائے جاتے ہیں (ب) وہ سلائے جاتے ہیں (ج) یہ ہانکے جاتے ہیں (د) وہ ہانکے جاتے ہیں

20- اخذی کا معنی ہے:

(الف) دو (ب) ایک ہزار (ج) ایک (د) ایک گروہ

21- ذَابِرٌ کا معنی ہے: (مجموعہ سوالہ 2008، 2009، 2010 لاہور پورڈ 2008، 2014، 2016)

(الف) کتابیں (ب) پتا (ج) جڑ (د) ایک

22- تَسْتَفِيضُونَ کا معنی ہے:

(الف) میں نے فریاد کی (ب) تم فریاد کرتے ہو (ج) اس نے فریاد کی (د) تم نے فریاد کی

23- مُزِدِّفِينَ کا معنی ہے:

(الف) مل کر آنے والے (ب) لگا تار آنے والے (ج) کبھی نہ آنے والے (د) لگا تار جانے والے

24۔ مَزِدْفِینْ □ کا معنی ہے:

(الف) ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے (ب) مل کر آنے والے
(ج) کبھی نہ آنے والے (د) لگا تار جانے والے

25۔ غَيْرِ ذَاتِ الشُّوْكَہ کا معنی ہے:

(الف) بغیر ساتھیوں کے (ب) بے ہتھیار (ج) بغیر بھائی چارے کے (د) بغیر رواداری کے

26۔ غَيْرِ ذَاتِ الشُّوْكَہ کا معنی ہے:

(الف) بغیر ساتھیوں کے (ب) بغیر اسلحے کے (ج) بغیر بھائی چارے کے (د) بغیر رواداری کے

27۔ غَيْرِ ذَاتِ الشُّوْكَہ کا معنی ہے:

(الف) بغیر ساتھیوں کے (ب) بغیر کانٹے کے (ج) بغیر بھائی چارے کے (د) بغیر رواداری کے

28۔ غَيْرِ ذَاتِ الشُّوْكَہ کا معنی ہے:

(الف) بغیر ساتھیوں کے (ب) بغیر قوت کے (ج) بغیر بھائی چارے کے (د) بغیر رواداری کے

29۔ غَيْرِ ذَاتِ الشُّوْكَہ کا معنی ہے:

(الف) بغیر ساتھیوں کے (ب) بے نشان و شوکت (ج) بغیر بھائی چارے کے (د) بغیر رواداری کے

بامحاورہ ترجمہ کے سوالات

30۔ مجاہد لوگ آپ ﷺ سے کس چیز کے بارے میں سوال کرتے تھے؟ (گوچرانوالہ، 2015)

(الف) مال غنیمت (ب) زکوٰۃ (ج) حج (د) روزہ

31۔ مال غنیمت: (لاہور 2005ء)

(الف) فرشتوں کا مال ہے (ب) مجاہدین کا مال ہے (ج) رسول کا مال ہے (د) اللہ اور اس کے رسول کا مال

32۔ خدا اور اس کے رسول کا ہے۔

(الف) مال و دولت (ب) مال غنیمت (ج) اچھا تعلق (د) فرمان

33۔ مومن وہ ہیں جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو انکے دل: (لاہور 2005ء، گوچرانوالہ 2005ء)

(الف) رک جاتے ہیں (ب) ڈر جاتے ہیں (ج) بڑھ جاتے ہیں (د) کمزور ہو جاتے ہیں

34۔ اللہ نے سچے مومنوں کے لیے جنت میں تیار کر رکھا ہے:

(الف) بخشش اور عزت کی روزی (ب) انعام و اکرام (ج) پھل اور میوے (د) مال و دولت

35۔ جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو انکا اور بڑھ جاتا ہے۔

(الف) ایمان (ب) یقین (ج) رتبہ (د) ڈر

36۔ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

(الف) عبادت گزار (ب) نیک لوگ

(ج) مومن (د) جہاد کرنے والے

37۔ خدا چاہتا ہے کہ اپنے فرمان سے قائم رکھے۔

- 38۔ خدا چاہتا ہے کہ اپنے فرمان سے کافروں کی کاٹ دے۔
 (الف) دہشت (ب) طاقت (ج) بنیاد (د) جز
 39۔ جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اُس نے قبول کر لی۔
 (الف) معافی (ب) دعا (ج) قربانی (د) اچھائی
 40۔ اور اللہ ہی کی طرف سے ہے۔
 (الف) مدد (ب) رہنمائی (ج) بخشش (د) تعریف

اضافی سوالات

- 41۔ سورة الانفال میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفات بیان کی ہیں:
 (الف) ۶ (ب) ۵ (ج) ۴ (د) ۳
 (لاہور بورڈ 2010ء، 2015ء)
 42۔ الطائفین سے مراد ہے:
 (الف) ابولہب کا گروہ (ب) ابوسفیان کا گروہ (ج) ابوجہل کا گروہ (د) ب اور ج
 43۔ غزوہ بدر میں فرشتے کس انداز سے نازل ہوئے؟
 (الف) کفار پر تیر مارتے ہوئے (ب) لگاتار (ج) تیزی کے ساتھ (د) اکٹھے ہو کر
 44۔ مال غنیمت کے معاملے پر الجھنے والوں کو درس دیا گیا؟
 (الف) وفاداری کا (ب) اللہ سے ڈرنے کا (ج) بھائی چارے کا (د) محبت کا
 45۔ مال غنیمت کے معاملے پر الجھنے والوں کو درس دیا گیا؟
 (الف) وفاداری کا (ب) آپس میں صلح کا (ج) بھائی چارے کا (د) محبت کا
 46۔ غزوہ بدر میں اللہ نے مسلمانوں سے دو گروہوں میں سے کسی گروہ کی تسخیر کا وعدہ کیا تھا؟
 (الف) ابوجہل کا گروہ (ب) ابوسفیان کا گروہ (ج) دونوں میں سے کسی ایک (د) کوئی نہیں
 47۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ تم تسلی دے دو:
 (الف) کافروں کو (ب) مشرکوں کو (ج) مومنوں کو (د) منافقوں کو
 48۔ المجرمون سے مراد ہے:
 (الف) دریافت (ب) مفکرین (ج) بدعبد (د) مشرک

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	ج	2	ب	3	الف	4	الف	5	الف	6	ب	7	الف	8	الف	9	الف	10	ج
11	د	12	ج	13	الف	14	الف	15	الف	16	الف	17	ج	18	ج	19	ج	20	ج
21	ج	22	ب	23	ب	24	الف	25	ب	26	ب	27	ب	28	ب	29	ب	30	الف
31	د	32	ب	33	ب	34	الف	35	الف	36	ج	37	ب	38	د	39	ب	40	الف
41	ب	42	د	43	ب	44	ب	45	ب	46	ج	47	ج	48	د				

سوالات کے مختصر جوابات

تعارف سورۃ الانفال

س 1- سورۃ الانفال کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ (لاہور بورڈ 2007ء)

ج- سورۃ الانفال کی وجہ تسمیہ

اس سورت کا نام سورۃ الانفال اس سورت کی پہلی آیت کے حصے ”یسنلونک عن الانفال“ سے ماخوذ ہے۔ لفظ الانفال ”نفل“ کی جمع ہے جس کے معنی مال غنیمت کے ہیں۔ مال غنیمت وہ مال و اسباب جو کفار سے دوران جنگ یا جنگ کے بعد مسلمانوں کے ہاتھ لگتا ہے۔ اس سورت میں اسلام اور کفر کی پہلی جنگ (غزوہ بدر) کا تفصیلی تبصرہ موجود ہے۔

س 2- سورۃ الانفال کب اور کہاں نازل ہوئی؟

ج- سورۃ الانفال کا نزول

سورۃ الانفال سن 2 ہجری میں غزوہ بدر کے فوراً بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

س 3- سورۃ الانفال میں کس غزوہ کا ذکر ہے؟ (لاہور بورڈ 2014ء)

ج- سورۃ الانفال میں مذکور غزوہ

سورۃ الانفال میں غزوہ بدر کا ذکر ہے۔ یہ اسلام کی پہلی جنگ ہے جو سن ۲ھ میں مدینہ منورہ کے قریب میدان بدر میں لڑی گئی۔

س 4- سورۃ الانفال کی آیات اور رکوعات کی تعداد بیان کریں۔ (لاہور بورڈ 2014ء)

ج- سورۃ الانفال کی کل آیات اور رکوع

سورۃ الانفال کی کل 75 آیات اور کل 10 رکوعات ہیں۔

س 5- سورۃ الانفال قرآن مجید میں کہاں واقع ہے؟

ج- سورۃ الانفال کی قرآن مجید میں جگہ

یہ سورت مدنی ہے، قرآن مجید کے پارہ نمبر ۹ اور ۱۰ میں واقع ہے

س 6- سورۃ الانفال میں الانفال یعنی مال غنیمت سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 2014ء)

ج- الانفال سے مراد

الانفال ”نفل“ کی جمع ہے جس کے معنی مال غنیمت کے ہیں۔ مال غنیمت وہ مال و اسباب جو کفار سے دوران جنگ یا جنگ کے بعد مسلمانوں کے ہاتھ لگتا ہے۔“

س 7- سورۃ الانفال کا نام اس کی کون سی آیت سے لیا گیا ہے؟

ج- سورۃ الانفال کا نام

سورۃ الانفال کا نام اس کی پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔

س 8- غزوہ بدر کب پیش آیا؟

ج- غزوہ بدر

غزوہ بدر 17 رمضان 2 ہجری کو پیش آیا۔

س 9۔ پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد کہاں رکھی گئی؟

ج۔ پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد

پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد ”مدینہ“ میں رکھی گئی۔ اس کی بنیاد نبی اکرم ﷺ نے رکھی۔

س 10۔ تجارتی قافلے کی قیادت کون کر رہا تھا؟

ج۔ تجارتی قافلے کی قیادت

تجارتی قافلے کی قیادت ابوسفیان کر رہا تھا۔

س 11۔ جنگی لشکر کی قیادت کون کر رہا تھا؟

ج۔ جنگی لشکر کی قیادت

جنگی لشکر کی قیادت ابو جہل کر رہا تھا۔

مشقی سوالات کے جوابات

س 12۔ سورۃ الانفال میں مومنوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟ (کوچہ انوار، 2008، 2010 لاہور پورڈ 2010 ئی)

ج۔ مومنوں کی صفات

سورۃ الانفال میں مومنوں کی درج ذیل پانچ صفات بیان ہوئی ہیں:

1۔ مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔

2۔ جب انھیں اس (اللہ) کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔

3۔ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

4۔ اور وہ جو نماز پڑھتے ہیں۔

5۔ اور جو مال ہم (اللہ) نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

س 13۔ دو گروہوں سے کیا مراد ہے؟ (لاہور پورڈ 2005ء، 2008، 2009، 2010 ئی 2015) (کوچہ انوار، 2009، 2010، 2015)

ج۔ دو گروہوں سے مراد

سورۃ الانفال میں درج ذیل دو گروہ بیان کیے گئے ہیں:

پہلا گروہ: قریش مکہ کا تجارتی قافلہ جس کی قیادت حضرت ابوسفیانؓ کر رہے تھے اور یہ شام سے تجارت کر کے واپس آرہا تھا۔

دوسرا گروہ: دوسرا گروہ ابو جہل کا تھا، جو حضور A اور مسلمانوں کا بدترین دشمن تھا۔ یہ ایک مسلح لشکر کے ساتھ مکہ سے مدینہ پر حملہ آور ہونے کے لیے

چل پڑا تھا۔

س 14۔ اخذی الطائفین سے کیا مراد ہے؟

ج۔ اخذی الطائفین سے مراد:

سورۃ الانفال میں اخذی الطائفین سے مراد کفار کے دو گروہ ہیں جن میں سے کسی ایک کی فتح کا مسلمانوں سے وعدہ کیا گیا تھا۔ یہ دونوں گروہ

درج ذیل ہیں:

پہلا گروہ: قریش مکہ کا تجارتی قافلہ جس کی قیادت حضرت ابوسفیانؓ کر رہے تھے اور یہ شام سے تجارت کر کے واپس آرہا تھا۔

دوسرا گروہ: دوسرا گروہ ابو جہل کا تھا، جو حضور A اور مسلمانوں کا بدترین دشمن تھا۔ یہ ایک مسلح لشکر کے ساتھ مکہ سے مدینہ پر حملہ آور ہونے کے لیے

چل پڑا تھا۔

(گوجرانوالہ بورڈ 2008ء)

س 15۔ منہوم بیان کیجئے۔ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۝

ج۔ ترجمہ: ”تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو۔“

منہوم:

آیت کے اس حصے میں اہل ایمان کو اللہ سے ڈرتے رہنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور ساتھ ہی مال غنیمت کی وجہ سے پیدا ہونے والے جھگڑے سے اجتناب کر کے آپس میں صلح رکھنے کا حکم دیا گیا۔ مومن کی پہچان اللہ تعالیٰ کے احکامات کی فرمانبرداری ہے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو مومن کہتا ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت بھی کرتا ہو۔ اس لئے یہاں یہ حکم بھی دیا جا رہا ہے کہ اگر یہ واقعی ایمان والے ہیں تو انہیں چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں۔

(گوجرانوالہ بورڈ 2008ء)

س 16۔ منہوم بیان کیجئے۔ وَإِذَا تَلَّيْتُمْ عَلَيْهِمْ آيَاتُ اللَّهِ فَادْنُ مِنْهُمْ إِنَّمَا لِلَّهِ

ج۔ ترجمہ: ”اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔“

منہوم:

آیت کے اس حصے میں مومنوں کی یہ صفت بیان کی جا رہی ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کے قرآن میں سے احکام پر مبنی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ مکمل طور پر اس کی اطاعت کرتے ہیں جس سے ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان ایک ہی حالت پر نہیں رہتا بلکہ اللہ کی فرمانبرداری سے اس میں اضافہ اور اس کی نافرمانی سے اس میں کمی واقع ہوتی رہتی ہے۔

لاہور بورڈ 2008ء

س 17۔ منہوم بیان کیجئے۔ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

ج۔ ترجمہ: ”اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلو۔“

منہوم:

آیت کے اس حصے میں اہل ایمان کو اللہ سے ڈرتے رہنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور ساتھ ہی مال غنیمت کی وجہ سے پیدا ہونے والے جھگڑے سے اجتناب کر کے آپس میں صلح رکھنے کا حکم دیا گیا۔ مومن کی پہچان اللہ تعالیٰ کے احکامات کی فرمانبرداری ہے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو مومن کہتا ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت بھی کرتا ہو۔ اس لئے یہاں یہ حکم بھی دیا جا رہا ہے کہ اگر یہ واقعی ایمان والے ہیں تو انہیں چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں۔

اضافی سوالات کے جوابات

س 18۔ ترجمہ کیجئے: أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ (لاہور بورڈ، 2008)

ج۔ ترجمہ: ”یہی سچے مومن ہیں، اور ان کے لیے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔“

س 19۔ سورۃ الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں پہلا اور دوسرا حکم لکھیں۔

ج۔ مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں پہلا اور دوسرا حکم

سورۃ الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں درج ذیل احکامات نازل ہوئے ہیں:

پہلا حکم: مال غنیمت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہے۔

دوسرا حکم: مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہے جو رسول ﷺ کے قربات داروں، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں میں تقسیم ہوگا۔

نوٹ: مال غنیمت کے باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم ہونگے۔

س 20۔ اللہ تعالیٰ کو مسلمانوں کا ابو جہل کے لشکر سے ٹکراؤ کیوں منظور تھا؟

ج۔ ابو جہل کے لشکر سے ٹکراؤ

اللہ تعالیٰ کو مسلمانوں کا ابو جہل کے لشکر سے ٹکراؤ اس لیے منظور تھا کہ حق و باطل میں فرق واضح ہو جائے۔

س 21۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کس طرح مدد کی گئی؟ (گوچرانوالہ 2015ء)

ج۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی مدد

اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ مسلمانوں کی مدد کی تھی۔

س 22۔ جنگ بدر کہاں لڑی گئی اور کس نے جیتی؟

ج۔ جنگ بدر کا مقام

جنگ بدر مدینہ کے قریب ”میدان بدر“ میں کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان لڑی گئی اور اللہ کی نصرت سے یہ جنگ مسلمانوں نے جیتی۔

س 23۔ مومنین کے سامنے اللہ کا ذکر کرنے سے ان کی کیا کیفیت ہو جاتی ہے؟ (گوچرانوالہ، 2008ء)

ج۔ مومنین کی اللہ کے ذکر کے دوران کیفیت

قرآن مجید میں اس کیفیت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

”مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔“

س 24۔ اللہ کی آیات کی تلاوت سے اہل ایمان کا رد عمل کیا ہوتا ہے؟

ج۔ تلاوت قرآن پر اہل ایمان کا رد عمل

قرآن مجید نے ان کے رد عمل کو اس طرح بیان کیا ہے:

”اور جب انہیں اُسکی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔“

س 25۔ سچے مومن کس طرح کے ہوتے ہیں؟

ج۔ سچے مومنوں کی پہچان

۱۔ مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔

۲۔ جب انہیں اس (اللہ) کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔

۳۔ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

۴۔ اور وہ جو نماز پڑھتے ہیں۔

۵۔ اور جو مال ہم (اللہ) نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

س 26۔ ابوسفیان کے قافلے کی حالت مختصر ایمان کریں۔

ج۔ ابوسفیان کا قافلہ

قریش مکہ نے اسلامی ریاست کے مکمل خاتمے کے لئے بھرپور تیاریاں شروع کر دیں۔ اردگرد کے قبائل سے مسلمانوں کے خلاف معاہدات کئے

معاشی وسائل کی مضبوطی کے لئے تجارتی قافلہ ملک شام بھیجے کا ارادہ کیا گیا۔ چنانچہ ابوسفیان کو اس قافلے کا سردار

کئے۔ اور

مقرر کیا گیا۔

مکہ کی عورتوں نے اپنے زیورات تک کاروبار میں لگائے۔ اس قافلے میں اہل مکہ کی بڑی دولت تھی، ایک ہزار اونٹ تھے جن پر کم از کم پچاس ہزار دینار کی مالیت کا ساز و سامان رکھا ہوا تھا اور حفاظت کے لئے صرف چالیس آدمی تھے۔

س 27۔ غزوہ بدر میں کمزور دل مسلمانوں کا کفار سے جنگ کرنے کے بارے میں کیا رویہ رہا؟

ج۔ کمزور دل مسلمانوں کا رویہ

جن مسلمانوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ایک عرصہ گزارا اور اللہ کی مدد اور معجزات کا مشاہدہ کیا ان کا ایمان پختہ رہا مگر جو لوگ نو مسلم تھے غزوہ بدر میں حالات کی سنگینی کو دیکھنے کے بعد ہمت ہار بیٹھے۔ اللہ پاک نے ان کی کیفیت کچھ یوں بیان فرمائی:

”اور (اس وقت) مومنوں کی ایک جماعت ناخوش تھی، وہ لوگ حق بات میں اس کے ظاہر ہوئے پیچھے تم سے جھگڑنے لگے۔ گویا موت کی طرف دھکیلے جاتے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہیں۔“

س 28۔ غزوہ بدر میں مسلمان کس لشکر سے لڑنے گئے اور اللہ تعالیٰ کیا چاہتا تھا؟

ج۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کا مقصد

مسلمان مدینہ سے ابوسفیان کے تجارتی قافلہ پر قبضے کی غرض سے گئے مگر اس کو ان کی آمد کی خبر ہو گئی اور وہ فرار کا راستہ اختیار کر کے مکہ بھاگ نکلا۔ ساتھ ہی اس کے پیغام ملنے پر کفار مکہ کا ایک جنگی لشکر مدینہ کی طرف ابوجہل کی قیادت میں روانہ ہو گیا۔ اللہ چاہتا تھا کہ مسلمان کمزور سے لڑنے کے بجائے طاقتور سے لڑ کر جیتیں۔ اللہ پاک نے اس بات کو یوں بیان فرمایا:

”اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ بے شان و شوکت (یعنی بے ہتھیار) ہے وہ تمہارے ہاتھ آ جائے اور خدا چاہتا تھا کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھے اور جو کافروں کی جڑ کاٹ کر (پھینک) دے۔“

س 29۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تعداد کی کمی کس طرح پوری کی؟

ج۔ مسلمانوں کی تعداد

اللہ پاک نے مسلمانوں کی تعداد کی کمی کو پورا کرنے کے لئے لگاتار ’ایک ہزار‘ فرشتے بھیجے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا کہ) تسلی رکھو، ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے۔“

س 30۔ حضور ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر اللہ سے کیا دعا کی؟

ج۔ حضور ﷺ کی اللہ سے دعا

مسلمانوں کو میدان بدر میں شدید پریشانی اور آزمائش کا سامنا رہا۔ اُن کی اس حالت کو دیکھ کر حضور ﷺ نے اللہ سے درخواست کی اور اللہ نے قبول فرمائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا کہ) تسلی رکھو، ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے۔“

س 31۔ قُلُوْا نَحْنُمْ اور اٰیٰتِہ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

قلوبہم: اُن کے دل ایفہ: اُس کی آیتیں

(لاہور پورڈ 2016)

س 32۔ یسافون اور یقلل کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

یسافون: وہ ہانکے جاتے ہیں یقلل: وہ کم کر کے دکھاتا ہے

س 33۔ یتوکلون اور ینفقون کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

یتوکلون: وہ بھروسہ کرتے ہیں ینفقون: وہ خرچ کرتے ہیں

س 34۔ رزفکرینم اور یجادلوننگ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

رزفکرینم: عزت کی روزی یجادلوننگ: تم سے جھگڑنے لگے

س 35۔ ینظرون اور تؤذون کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

ینظرون: وہ دیکھ رہے ہیں تؤذون: تم چاہتے تھے

س 36۔ یکلیمتہ اور المجرمون کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

یکلیمتہ: اپنے فرمان سے المجرمون: مشرک

س 37۔ بشری اور عزیز حکیم کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

بشری: بشارت عزیز حکیم: غالب حکمت والا